

<p>۳۱ حضرت کی از منظر بیجا و بی حدی اس ذات کو جب پر فخر و تکرار یکے کے نام اس میری لادنی انور سے من کھانی ہوں تیرے</p>	<p>۳۰ بلوچ بن سادہ شاہ و اس وقت ظاہر میں شہنشاہ کی جہم فوج پھان زیور قات تیرا افسر کی بر نشان</p>	<p>۳۲ سب شہزادوں غلطی کرتے ہیں اگر شہ کے گنہ گار کیسے کہیں گو یا بھول سے نسبت نہ کر لیا ہوں یہیں پروردگار سے سوا ہوں</p>
<p>حق سے پھر کے چھوٹے سے من میں ادا ہوا تیرے بہن خدا کو شہ پر خدا ہوا</p>	<p>گفتا یا اسکو شہ نے کامد بھار کے چیز آپ سرگشا و یا افسر کو کار کے</p>	<p>کیون شاد و یا نہ بچتے ہیں نقشہ یہ کیا ہوا اب تک چہرے نہ نہر سے بابا یہ کیا ہوا</p>
<p>۳۳ یہ پوری تھی میں سے بانہ صغیر جو آتی غم و غم کو فوج باجبار زور و زور کا لیکے فرود و تار تیرے کھسکے لوہاں ادا لیں تار</p>	<p>۳۴ تیرے رونق و فخر سلطان کو لیا کامد تو افسر اور کبھی اور کو لیا زیب سے چھینے لگی وہ تھی مثلا بن لاش تیرے پاس کھسکے افسر</p>	<p>۳۵ افسر کو لیکے تیرے و سلطان کو لیا سوقت کو چھوٹی چھینے کا طور شہزادہ کو چھوٹی کو چھوٹی لیکے تیرے من کھانی اب نہیں دیا وہ تیرے</p>
<p>۳۶ پردہ جو اسکھڑی ہے اہل حرم نہ تھا نیمہ میں شور و شور قیامت سے کم تھا</p>	<p>۳۷ پیشانی اپنی چھوٹی سی تربت پر دھرو لیں افسر کی قبر جو کہو میں کروں میں</p>	<p>۳۸ یہ تو شہ پر زوسے کو شہ طے گئے کیا بچے کو بھی گو دین لیکر چلے گئے</p>
<p>۳۹ باتر کی ایک لکھنے تھے جو شہزاد پول کو شہزادوں نے کوئی اٹھایا وہاں تھے زوال جسم نے بیان کیا تیرے کوئی نوز سے باقی نہیں لگا</p>	<p>۴۰ باغی اپنی بی بی کا جب بن شہزاد بول کہہ خال خال جو نہ تھا افسر سے سو غلام شہزاد ابا بھار میں ہوا افسر</p>	<p>۴۱ افسر کو لیکے ہیں اگر بار شاد و بن بلو دود و روتا ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا چاہیں کیا ہو تیرے جیکے نہیں چھوٹی میں جوان کی ہر افسر</p>
<p>۴۲ اگر ن امام ہو گا بنیا امام کا پوتا میرے حسین علیہ السلام کا</p>	<p>۴۳ لازم ہے اجتناب کو سرد کو سرد و دم پہلے نہ شاہ سے علی افسر کو سرد و دم</p>	<p>۴۴ گواہان میری جیتی جھوٹے کے پاس پر کیا ہی گا ہوا وہ افسر و اس نے</p>

<p>شعر دینار و دینار کی دولت بست کی بازگشتِ شمل سے شہزادہ فرخانی افغانان شہزادوں کے خیموں والی شمل کا کھجور کا پتہ نہیں پوچھیں</p>	<p>شعر باق میں آتا رہی نہ تیرا کھسکا دیکھو دیو دیو کا لوت سے بہا بہن کے کھجور کا پتہ پوچھ کر سے کھجور کا پتہ پوچھ کر</p>	<p>شعر اجپاڑی لاشہ نام جو پور بیری بن بیان سے لڑی دھڑی پور کون سا پتہ نہیں سزاؤ خاک نور تو نہیں دے شرم سے وہ ایک پتہ</p>
<p>جاسے شست ہی یہ رسول انام کی مخولوں جل نہ جاسے یہ سدا نام کی</p>	<p>ای بابا اظہر کے دیکھو جو مٹی کا حال تو مردوں کا پتے سے منہ میرا لال ہو</p>	<p>کبرائے گناہی کما جھگشتہ کام لے پر شرم سے نہ آئی وہ حضرت کے سامنے</p>
<p>شعر جسم طمانین کا جسے جسم گرم کر دیا خبر سے نکلے اہل حرم بسبب زینبیا شہزادوں بن سرور کی کہ نہ جی روا سہہ ہر تپ سے یہ یاد تیار</p>	<p>شعر یہ تعلق خالق چون گواہ ہو شاید چھوٹی ہی عابد مخزون گواہ ہو اے میری اہلیگری کا چچون گواہ ہو خون کجیو کا مارش پر خون گواہ ہو</p>	<p>شعر یہ کہہ رہی تھی بالی لکھنے کا لار نہ فرمے جو ہاتھ میں دان ایک سوار کھنے لگا یہ سر زمین سے وہ بد شہوار گناہی اس طرح پسر سے نا بجا</p>
<p>و کھلائیں شمعین خیر نہ دکھائے اسیر ہو بس مثل حسین پہ لانے اسیروں کو</p>	<p>گلو تو اختیار ہو ساری خدائی کا اے بابا وقت ہی یہی شکل کشائی کا</p>	<p>کہ دن رہا قریب بہت وقت شام ہو کہدے یہ سب آج کی سب بیان مقام ہو</p>
<p>شعر بالی لکھنے کو نظر آن جو لاشہ شاہ آس زعفر حسین کی حالت ہوتی تباہ کھنے لگا یہ لاشہ سے ایشک آہ سہہ ہر تپ سے یہ یاد تیار</p>	<p>شعر پہلوں آگے تڑپ لاشہ شہزاد باندھ اپنا کھلو یہ پوچھی ہوتی تباہ پہان کے ایشک نہیں سو یا زینبیا پہلوں آگے تڑپ لاشہ شہزاد</p>	<p>شعر چاہتا میں نہ ہوں کہ ہو لکھنے کو شب خون کھینے نہ کھنڈ فرار ہوئی اس وقت کو پوچھی ہوتی تباہ پہان کے ایشک نہیں سو یا زینبیا</p>
<p>ہر دے ہرین اسے شرم کے جو ادھار کے مرد دیکھتا ہے کہ ہر اتاد کے</p>	<p>یہ ہانکے دیر ہو گئی ہی اس صغیر کو خندے گئی اچھی تو نہ رو یا تھا شیر کو</p>	<p>کھنے لوشہ کی تیغ دوسرے ہوسے ہلاک ہر دے ہرین اسے شرم کے جو ادھار کے</p>

<p>۱۵۱ سوزن بنی در سوزن آکر دیا بسیر سپید بن درشت بین آکر تورا جلاکت ناک کوچ کون کسلجے بھجا از زم اور طرح سے مچھ پس بچا</p>	<p>۱۵۲ نختین سب کزین پون بچک یکا بوبک پیاس آٹھائے بابا المیا یون یک نوین پانی نیست در ناک چیکے اور بوبک دل بر ایا یک چک</p>	<p>۱۵۳ درون اشتیا کی بوسا آنا شام سید جی کو اسکے فار سے بوم مر اک لیبین کس خیرین کسے لکھ لکھام خیرین کسے بھیا ایسے کو بیام</p>
<p>اب نام کوچ کا کبھی منھ سے نہ ٹونگامین جب فوج سب کیسگی تو پائے جلونگامین</p>	<p>مرد درون کر سہ ہن سب اہل شام کو کوئی کازت مانین مرے بابا امام کو</p>	<p>ہر اک کو منہ آئی درون کو مار کے بچے ٹک بھی روئے نہ کوئی بکار کے</p>
<p>۱۵۴ لاشینہ در وقت رین عورت امام ان سب جی و کمد بوبن آج بوم بھلا ڈاکٹوں کو نصن جب بوسہ شام فکریے کسنا آئی حفاظت کرن بام</p>	<p>۱۵۵ تین پور کے بول کر آ کر تھی نہ تھا یکس کا اسرار نصنی نور خا پادون کسلجے سے ریگا پد ترا کوریکے اسکو آکے تیا اور نصا</p>	<p>۱۵۶ چیکے بول بالی سکینے یون بھوئی سنتی بوبک پیام آسن جلاکت تم زرد مان جن قرآن بون ارسے بیخین چلکے پیچہ آکے تھی</p>
<p>۱۵۷ سارا تھا بعض دم سے امام انام کے بچہ کھانا پانی دینا نصین وقت شام کے</p>	<p>۱۵۸ ماد مری کفن کا گریبان بھارگی بیٹے کلاشہ فاطمہ یان آکے گاریگی</p>	<p>۱۵۹ پانی کی قید بھی نہیں موٹوف ہونے کی خود سری یہ قید ہونی ہمہ رسا کی</p>
<p>۱۶۰ بیوقوف کم آبا یہ سردار فوج کا نقل سے اہلبست کو کر کے بھرا رد کر بھولے سے بالی سکینے یون نختے سنا جوتے بچا درود دویا</p>	<p>۱۶۱ یہ تھی تھی جی سے فرشتا بویا نقل کے کھیر کو و انھن پیکے بعین کھوئی قنات کیلوف نصرتون بھلائی آجین عورت شام سے بون</p>	<p>۱۶۲ بوبک کسے پیام روانیو بعین ارسے زردان مٹی آکر کھل خریا کھیل بواو کتے تھے زین العابدین ارسے زرد قیادو زہر شاد وین</p>
<p>۱۶۳ برواشت آئی در برین ایلو ساس کی تو رین کسے میرس پد رکے ہواش کی</p>	<p>۱۶۴ مھا پونہ کھوڑے لگائے سار سوار کے درون لاشے ہونے لگے تابکار دن کے</p>	<p>۱۶۵ قائل امام کا بعین کچھ جسے دور ہی بیشک اسی محل پہ قیغہ ضرور ہی</p>

<p>۱۱۱ رجب اسلم سے روایت ہے کہ یونان عاشق کو فریاد ہو گیا یونان بیجا بیخون کیم اس کو کیا زبان ارضیت کی سوسنی قہقہہ پر نشان</p>	<p>۱۱۲ ان میں آئی اٹھ پیو پیو بیوی بول جو چوچھی نکو نسا دی بیوی زینب کو کھار کر سہ جانی کی بیوی زور زور سے جاوری لڑی بیوی</p>	<p>۱۱۳ اہل بیخون اس کو کیا فریاد باہنی نامی بیوی کس طرح فریاد قرآن جاؤں خوب اٹھ لکھ لکھ بیوی قدرت خالی کھڑو بیوی - کم و بیش</p>
<p>۱۱۴ نعل سے ملی ثنات ہماری ملی ہوئی اور جانہ ملی تھی با طرف کو کھلی ہوئی</p>	<p>۱۱۵ کس ہنھ سے کھلے بیٹوں کہ ہم رکے حسین چھلین کا ودرہ خوب وفا کر گئے حسین</p>	<p>۱۱۶ آواز منہ سے نکلتے نہ تم دید ہی ہی بچے نہ رو میں شور سے تاکید ہی ہی</p>
<p>۱۱۷ لاش تبین عزیز فکرت سے نظر ناگاہ ایک شیر کا آجا ہوا گند بین در تھی جو شیر سے کھرا جا کھو دھیان آکھو لاش کو کھو کھو کھو</p>	<p>۱۱۸ جو جو کرتے ارگڑ سے سب وہ اشقا سا ان کھو ہوا یہ تھا رسہ نہ زدن کا جہان کی تھی ہی اس وقت کیوں جان بیویوں کی جانی کو کیوں تھوڑے جان</p>	<p>۱۱۹ دان میں کھرا کھری تھی بیخونی جان چلے کھری تھی بیخونی کھرا ہوا کھری تھی بیخونی بیویوں کی جانی کو کیوں تھوڑے جان</p>
<p>۱۲۰ کیا دیکھتی ہوں پیچھے ہم سر پر مار کے رونے لگا وہ شیر نہایت پکار کے</p>	<p>۱۲۱ جا کہ تو اس کے دل میں تھا رسہ فرد ہی ظاہر میں کیا ہوا وہ اگر تھے دو رہی</p>	<p>۱۲۲ منہ ڈھانپنے جبکہ تمہرت شاہ انام نے اس دشمنی پڑو یا سب اہل شام نے</p>
<p>۱۲۳ روغن چیکہ شہزادی کی سیسکا کھجی میں برابر ابا ہی فرخام کر لیا آبان رنہ جو وہ نصیبم خدا رو قریب لاش غائب ہو گیا</p>	<p>۱۲۴ جب وہ گر لگا کھڑے ایسے پو پو کھل آس میں کی تزلزل میں آس میں تھے کیا یہ اسکی وصیت ہی تھی و لاش اگر تھانے وصیت میں تھی</p>	<p>۱۲۵ اس کا کفن میں ہوا انکار کھج اسباب لاش کے اونٹوں نے اتقبا رو کر سکینے بلانی نے زینب سے یہ کیا بیخونی کہ سر جوں دو دو آج گیا</p>
<p>۱۲۶ لاش سے پہنچے جو رکھد یا شاہ انام نے آیا علی کہ غش مری آنکھوں کے سامنے</p>	<p>۱۲۷ اسپر فدا ہوں دپسیر فدا ہوا تا شہر ہی تھا رسہ قدم سے لگا ہوا</p>	<p>۱۲۸ دو بولی منہ کو جو م کے آس شہنہ کام کا کو فست سو کے قصہ ہی اعدا کو شام کا</p>

<p>کلمہ ہے پس تم کو داد الیسی کی اس قدر ایک بوجہ میں جو اپنے حق</p>	<p>کوہ کا نام کہنے بولیں وہ لاری ایضاً دین میں تھی بنی بنی اصل بھاری</p>
<p>داد اتوار سکی نہ ترے ساتھ ساتھ ہی</p>	<p>وہ بولی دست حق کا رے سر پہ ہاتھ ہی</p>
<p>دی جو کی نہیں حساب کے لاشہ کی رات بھری دادی بھی تیرا آنی نفع نقل میں لکیر</p>	<p>آنکھوں سے انجی کو چو کا پوینہ تو کر نقل میں ترے داد کا شکیب جو لاکر</p>
<p>عافل علی نہیں میں ذرا ہم اسیروں سے</p>	<p>شاہوں کو شیرازی محبت فقیروں سے</p>
<p>جی جو اسیر غم شہ شہ شہ زمان چلدا انکو اور غم نہ کھلے کھلے پھیان</p>	<p>نہ بڑھی کینہ سے کرتی تھی بیان تا کہ آئی تھی غم غم بونشان</p>
<p>ولگیر کو عاین ہوں زائر نام کا</p>	<p>حال اب بیان کوہ کا کر اور نہ شام کا</p>